اخبارِ اُمّت

بوسنیا کی قتل گاہیں

نسلی صفائی کے نام پر بوسنیا کے مسلم علاقوں پر قبضہ کر کے آبادیوں کی آبادیوں کو تہ تیغ کرنے اور ناقابلِ بیان نت نئے مظالم کی خبریں تو برابر آتی رہی ہیں لیکن اب امن سمجھوتہ کے بعد سربوں کے مقبوضہ علاقوں میں بین الاقوامی اداروں کے پہنچنے کے بعد ان کے جو ناقابل تردید شواہد سامنے آرہے ہیں' ان پر مغرب کا ضمیر بھی چیخ اٹھا ہے۔ جھوٹی یا سچی' یہ کوشش نظر آتی ہے کہ مجرموں کا تعین کر کے جنگی جرائم کے ٹریبونل سے سزا دلوائی جائے۔

برطانیہ کے اخبار دی ٹائمز کی نامہ نگار اسٹیسی سلیوان (Stacy Sullivan) نے قصبہ ولے سی نیکا (Valesenica) جاکر معلومات حاصل کیں۔ گذشتہ ساڑھے تین برس سے یہاں صحافیوں کو آنے کی اجازت نہ تھی۔ جنگی جرائم ٹریبونل کا اندازہ ہے کہ یہاں کے کیمپ میں ۸ ہزار مسلمان تھے۔ آس پاس کی پہاڑیوں میں تین اجتماعی قبروں کے آثار موجود ہیں۔ اور کچھ بچ جانے والے گواہی دینے کے لیے زندہ ہیں۔ جون اور اکتوبر ۱۹۹۲ کے درمیانی عرصہ میں اس مسلمان آبادی والے قصبہ سے مسلمانوں کا صفایا کر دیا گیا۔

یہ قصبہ سیبرنیکا سے ۲۰ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اپریل ۹۲ میں سرب افواج نے قبضہ کیا اور سب مسلمانوں کو شہر سے نکل جانے کا حکم دیا۔ جو نہیں جاسکے انھیں قتل کر دیا گیا یا سوسیکا کیمپ لے جا کر تشدد کر کے مظالم ڈھاکے قتل کر دیا گیا۔ مہاجرین جو آس پاس کے علاقوں میں چھپے تھے ان تین مقامات کی نشاندہی کرتے ہیں جہاں ٹرک بھر بھر کر لاشیں لائی گئیں اور اجتماعی قبروں میں دفن کر دی گئیں۔ کیمپ کمانڈر DRAGAN NIKOYIC جسے جنگی جرائم کا مجرم قرار دیا گیا ہے قصبہ میں آزادانہ گھومتا ہے۔

جون ۱۹۹۴ کی اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ میں ۱۸۷ اجتماعی قبروں کا تذکرہ ہے۔ کم سے کم ۲۰ مقامات پر ۵ سو سے زائد لاشیں دفن کی گئیں۔ یہ قبریں بوسنیا کے سرب مقبوضہ علاقوں کے مشرق اور مغرب میں واقع ہیں۔

دی سنڈے ٹائمز کے ۲۸ جنوری کے شمارے میں نامہ نگار جان سوین (Jon Swain) نے بوسنیا کی قتل گاہیں (BOSNIA: Killing Fields) کے عنوان سے بہت سے حقائق سے پردہ اٹھایا ہے۔ نامہ نگار نے افریقہ اور ایشیا میں مختلف مقامات پر جنگوں اور نسل کشی کی رپورٹنگ کی ہے۔ وہ کہتا ہے: مجھے نہیں معلوم تھا کہ مجھے لندن سے ڈھائی گھنٹے کے فاصلے پر قلب یورپ میں نازیوں کو مات کر دینے والے نسل کشی کے ہولناک مظالم کی رپورٹنگ کرنا پڑے گی۔

قتل عام اور اجتماعی قبروں کی گواہیاں قصبہ پریجیڈور (Prijedor) کے بارے میں بھی موجود ہیں۔ ہزاروں مسلمانوں کو منظم طریقے سے قتل کیا گیا۔ دریائے ILMOSKA کے پل کے قریب بسوں میں بھر بھر کر لوگ لائے گئے اور قطاروں میں کھڑا کر کے گولی مار دی گئی اور لاشیں ایک ہزار فٹ گہری گھاٹی میں گرا دی گئیں۔ ۲۱ اگست ۱۹۹۲ کو چھ بسوں میں لائے جانے والوں میں سے بچ جانے والے ۳ افراد یہ واقعہ بیان کرتے ہیں۔ یہاں کی اجتماعی قبر میں ایک اندازہ کے مطابق ۳ ہزار بے گناہ مسلمان مدفون ہیں۔ قصبہ کوزارک کی تباہی کی بھی ایک داستان ہے، یہاں ۳ روز تک قتل عام ہوتا رہا، ۲ ہزار دیہاتی نیست و نابود کر دیے گئے، ۱۴ مسجدیں شہید کر دی گئیں۔

شمال مغربی بوسنیا کے علاقہ پر قبضہ کرنے کے بعد یہاں کی مسلمان اور کروٹ آبادی کے لیے سرب فوج اور پولیس کی نگرانی میں تین کیمپ قائم کیے گئے۔ یہ در اصل موت کیمپ تھے۔ ان کیمپوں میں کل کے کل غیر سرب سیاسی، مذہبی رہنما، افسران، تاجر اور پڑھے لکھے لوگ جمع کر کر کے قتل کیے جاتے رہے۔ ایک کیمپ کے چار کمروں میں مسلسل لوگ قتل کیے جاتے تھے۔ لاشوں کو باہر ڈال دیا جاتا تھا تاکہ سب دیکھیں۔ تین مہینے تک روزانہ ۱۰ سے ۲۰ افراد قتل کیے جاتے تھے۔ ایک گواہ کے مطابق اس کے ۷۳ دن کے قیام کے دوران میں ۱۳۰۰ سے ۱۴۰۰ افراد قتل کیے گئے۔ ایک موقع پر ایک بھرے ہوئے کمرے میں دو سرب گارڈوں نے گولی چلا دی اور درجنوں مارے گئے۔

بعض گواہوں کے بیان کے مطابق لاشیں لوکا سے Kagilerija لے جائی گئیں، جہاں ان کو بھٹیوں میں ڈال دیا گیا تاکہ مویشیوں کے لیے چارہ تیار کیا جائے۔ ۴ بجے صبح سے ٹرکوں نے لاشیں لانے کا سلسلہ شروع کیا جو پورا دن جاری رہا۔ تعداد اتنی زیادہ تھی کہ اجتماعی قبروں میں دفن کیا گیا۔

اور سب سے زیادہ سب کی آنکھوں کے بالکل سامنے ہونے والے، بلکہ کروائے جانے والے قتل عام تو وہ ہیں جو اقوام متحدہ کی ''محفوظ پناہ گاہ'' سیبرنیکا پر سربوں کے قبضہ کے وقت ہوئے۔

یورپ میں ۱۹۴۵ کے بعد ایسے مظالم نہیں ہوئے تھے!

یہ اجتماعی قبریں ' یہ قتل عام ' یہ مظالم 'جس وقت کیے گئے اس وقت بھی خفیہ نہ تھے کہ اب خلائی تصویروں سے ان کا پتا چلے۔ لیکن اقوام متحدہ ' امریکہ اور مسلم ممالک 'کسی طرف سے بھی انہیں فی الواقع روکنے کے لیے کوئی اقدامات نہیں کیے گئے بلکہ یہ شہادتیں موجود ہیں کہ اقوام متحدہ کی فوج نے ان مظالم میں ساتھ دیا۔ سراجیو کے قریب ایک ہوٹل کو جسے بوسنیا کی حکومت عصمت دری کیمپ قرار دیتی ہے 'اقوام متحدہ کی سرپرستی حاصل رہی۔

اب سب کچھ کر گزرنے کے بعد ٹریبونل کے ذریعہ تحقیقات کی جارہی ہیں اور شہادتیں جمع کی جارہی ہیں۔شاید مجرم ضمیر کو تسکین دینے کے لیے۔اس نے ۵۲ افراد پر فرد جرم عائد کی ہے۔اور بوسنیا کے دونوں سرب لیڈروں' رادووان گرازوچ اور رینکو مالدک پر فرد جرم عائد کی ہے۔ ۵۲ میں سے صرف ایک ٹریبونل کی تحویل میں ہے۔ ڈیٹن سمجھوتہ کے تحت جنگی مجرموں کو حوالے کیے جانا ہے ' لیکن بوسنیا کی حکومت کے چند تحویل میں لینے پر جس طرح سربوں نے سارے رابطے ختم کر کے اپنے آدمی چھڑائے اس سے آیندہ کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

امتِ مسلمہ ایک جسد واحد ہے 'ایک عضو پر کیا کیا قیامت نہ گذر گئی ' لیکن چند دردمند آوازوں کے سوا جیسے ہر طرف سناٹا رہا۔ آج نئے شواہد آنے پر مغربی ذرائع کچھ حرکت دکھا رہے ہیں ' لیکن اسلامی ممالک نے ایک طرح سے اسے یورپ کا مسئلہ یا امریکہ کا دردِ سر قرار دے دیا ہے ' اور اپنے ہاتھ اٹھا لیے ہیں۔

اگر امتِ مسلمہ کو آیندہ صدی کو اپنی صدی بنانا ہے تو اسے اپنے خلاف کیے گئے اقدامات پر یک زبان ہو کر آواز اٹھانا ہوگی۔بوسنیا مسلمانوں کے لیے ایک آزمایش تھا۔اگر مسلمان حکومتیں درست اور برسرِحق پالیسی بے خوفی سے اختیار کرتیں تو امت مسلمہ کو نئی زندگی مل جاتی اور آیندہ مظالم کے دروازے بھی بند ہو جاتے۔موجودہ صورت میں کیا شیشان 'کیا کشمیر 'روس اور بھارت سب کو اطمینان ہے کہ ہمارا ہاتھ پکڑنے والا کوئی نہیں ' مسلمان تو بالکل بھی نہیں۔